فنا سے ٹورسٹ ہیں ۔

عُلمائے کرام: پاکستانی عوام کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس ملک کے تمام طبقوں سے متعلق علماء بُری طرح تفرقی و انتشار کا صید زبوں ہو چکے ہیں اگر بریلوی تین چار حصوں میں تقسیم ہو چکے ہیں ۔ تو اہلِ حدیث بھی تین چار جتھوں میں بٹ گئے ہیں اور دیوبندیوں کی تو خیر سے ۲۱ جماعتیں ہیں ان حالات میں علماء امت کی یک جہتی کا رول کیسے ادا کر سکتے ہیں پھر سیاسی طور پر علماء کا ایک مضبوط گروہ پی پی پی کا حلیفِ عمل ہے تو علماء کا دوسرا مضبوط گروہ آئی جے آئی کا حلیفِ مقتدر ——— مگر یہ دونوں دینی مفادات کے تحفظ میں بالواسطہ اور سیاسی مفادات کے تحفظ میں اصلاً سرگرم ہیں انہیں اس سے غرض نہیں کہ ملک میں پیدا ہونے والی سیکولر پاورز پاکستان کا نین نقش ہی تبدیل کرنے کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں تو اسکے دینی نقوش کے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا کریں ——— وہ یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں مگر دونوں گروپ سیکولر پاورز کے ساتھ اپنے معاہدات کی وجہ سے منقار زیر پر ہیں ۔

۸۹ وکلاء لاہور: لاہور ہائی کورٹ کے ۸۹ وکلاء نے حدود آرڈی نینس کو غیر انسانی قرار دیتے ہوئے اس کے ختم کرنے کی درخواست دی ہے ہائیکورٹ کے جج صاحبان کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں ——— ؟ سوچنے کی بات یہ ہے کہ گناہ اور برائی ختم کرنے کے لئے دنیا کے تمام ممالک میں قانونِ احتساب کا خوف ہی وہ واحد راستہ ہے جو انسانوں کی سرکشی کو لگام ڈال سکتا ہے ۔

یورپ نے جس چیز کو برائی سمجھا اس کے خلاف زبردست سزائیں موجود ہیں ۔ مثلاً کیتھرین اگر کورٹ میں جا کر کیس کرتی ہے کہ سولارز نے اس سے جبراً جنسی عمل کیا ہے تو وہاں قانون اسے چودہ سال کی کم سے کم سزا دیتا ہے حتیٰ کہ اگر ماں باپ بھی کسی لڑکی سے اس کے پسندیدہ انسان کو الگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو قانون ان والدین کو عبرتناک سزا دیتا ہے ۔

چونکہ برائی کا معیار ہر معاشرے میں الگ الگ ہے ۔ اس لئے اسکی سزائیں اس معاشرے کے مزاج و حالات کے مطابق رکھی گئی ہیں ۔ پاکستان میں زانی بدکار اور حرام کاروں کو خنزیر صفت سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کے لئے حدود آرڈی نینس کا وجود انتہائی ضروری ہے اگر اس کا خوف بھی جاتا رہا تو یہ ملک تو لندن کی "سفید رات" کا نقشہ پیش کرے گا ——— ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ۸۹ وکلاء جنسی حمار ہیں اور یہ خود چونکہ انسانی دائرہ کی تمام اقدار پامال کر چکے ہیں ۔ اس لئے یہ اس خوف کو بھی ہٹانا چاہتے ہیں جنسی وحشیوں کو کھٹی کر کے معاشرہ میں حرام عام کرنا چاہتے ہیں ۔ جبکہ پاکستان میں قوانین پر صحیح عمل نہ ہونے کی وجہ سے حرامی بچوں کے سینٹرز موجود ہیں اور